REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
۱۹ صفر ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۴ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۴ ستمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یکم ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق آج لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرماتے رہیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۳ ستمبر کل سہ پہر سے ربوہ میں مطلع ابر آلود ہے۔ اور گاہے گاہے ہلکی بارش ہو رہی ہے جس سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا ہے۔

نصرت گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کی تین طالبات کیلئے محکمہ تعلیم سے وظائف کا اعلان

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ نصرت گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کی مندرجہ ذیل تین طالبات کے لئے محکمہ تعلیم نے مڈل کے امتحان میں انکی اعلیٰ کامیابی کے پیش نظر وظائف جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔

		رول نمبر		مدت وظیفہ
(۱)	حلیمہ بیگم	رول نمبر ۴۳۵۹	ڈسٹرکٹ مڈل	۴ سال
(۲)	اقبال اختر	۴۳۰۸	اینگلو ورنیکلر	۴ سال
(۳)	شہزادی بیگم	۴۳۳۱	″	۲ سال

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کی یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ (نظارت تعلیم ربوہ)

چین کی ساحلی توپوں کی طرف سے کیموائے پر مسلسل بارہ گھنٹے تک شدید گولہ باری

جزائر کی ناکہ بندی سے متعلق کومنتانگ اور کمیونسٹ چین کے متضاد اعلانات

تائپے ۳ ستمبر۔ چین کی ساحلی توپوں نے کل پھر جزیرہ کیموائے پر شدید گولہ باری کی۔ جو مسلسل بارہ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس دوران میں ۲۷۰۰ سے بھی زیادہ گولے چلائے گئے۔ نیز کومنتانگ کے بحری جہازوں کے خلاف بھی کارروائی کی گئی جس میں تارپیڈو کشتیوں نے بھی حصہ لیا۔ کمیونسٹ فوجوں کے اعلان کے مطابق کومنتانگ کے دو جہازوں کو شدید نقصان پہنچا۔ کل پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا کہ جزائر کیموائے اور متسو وغیرہ کی ناکہ بندی مکمل ہو گئی ہے اب ان جزیروں میں کسی قسم کی کوئی کمک نہیں پہنچ سکتی۔ برخلاف اس کے تائپے میں کومنتانگ فوجوں کے ایک ترجمان نے کہا کہ فارموسا سے برابر ان جزائر میں کمک اور رسد پہنچائی جا رہی ہے۔ کیونکہ کمک وغیرہ پہنچانے کا راستہ ابھی تک محفوظ ہے۔

مسٹر ہیمرشولڈ دورہ مشرق وسطی کے سلسلہ میں آج قاہرہ پہنچ رہے ہیں

وہ انشاء اللہ ہفتہ کے روز قاہرہ سے بغداد روانہ ہونگے

جنیوا ۳ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ دورہ مشرق وسطی کے سلسلہ میں آج جنیوا سے قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ وہ شاہ حسین اور اردن کے دیگر حکام سے بات چیت کرنے کے بعد ایٹم برائے امن کانفرنس میں شرکت کی غرض سے چند یوم کے لئے جنیوا آ گئے تھے وہ قاہرہ میں ہفتہ کے روز تک مقیم رہ کر صدر ناصر سے مشرق وسطی کی صورت حال کے بارہ میں تبادلہ خیالات کریں گے اور پھر وہاں سے بغداد جائیں گے۔

محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کی وفات پر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے

دلی رنج و الم اور قلبی تعزیت کا اظہار

جاکرتہ سے مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا تار

جاکرتہ یکم ستمبر۔ محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات کی اندوہناک اطلاع موصول ہونے پر انڈونیشیا کے موجودہ رئیس التبلیغ مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب نے جملہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا و مبلغین انڈونیشیا کی طرف سے حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔

”جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا اور جملہ مبلغین انڈونیشیا کے لئے محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات دلی صدمے اور گہرے رنج و الم کا باعث ہوئی۔ ہم سب اپنے قلبی حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے محترم مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی روح پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور آپ کی عظیم الشان قربانیوں اور خدمات کو قبول کرتے ہوئے اپنے فضل سے آپ کو اعلیٰ علیین میں ایک ممتاز مقام عطا کرے آمین۔

براہ کرم محترم مولوی صاحب مرحوم کے افراد خاندان تک ہماری طرف سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔“

(سید شاہ محمد جاکرتہ)

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احباب کو معلوم ہے کہ پہلے یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ۳۰ جون کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ بعض وجوہ کی بناء پر بعد میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ یہ تقریب ۷ ستمبر ۱۹۵۸ء کو اتوار کے روز منائی جائے۔ لہذا نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے بطور یاددہانی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں تاریخ مقررہ یعنی ۷ ستمبر ۱۹۵۸ء کو ”یوم سیرۃ النبی“ شایان شان طریق پر منائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ ستمبر

الٰہی نشانات

گزشتہ اشاعت میں ہم نے اپنی جماعت کی تین خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ یہ تینوں خصوصیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی منصف مزاج متلاشی حق ان پر غور کرے۔ تو اسکو جماعت احمدیہ کی حقانیت معلوم ہو سکتی ہے چنانچہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے اکثر انہیں خصوصیات سے متاثر ہو کر جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ان کا ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہے۔

ایسے نشانات شروع ہی سے دکھائے جا رہے ہیں۔ ہم یہاں الٰہی نشانات کی پہچان کے لئے وضاحت نہیں کرتے لیکن اس قدر اشارہ کر دینا غیر محل نہیں ہوگا۔ کہ ہر وہ بات جو بظاہر حالات ناممکن نظر آتی ہو۔ اور وہ الٰہی جماعت کے حق میں وقوع پذیر ہو جائے اس کے نشان الٰہی ہونے کے لئے کافی ہے معبد میں نہتے ناموافق حالات میں مسلمانوں کی فتح فی ذاتہٖ ایک الٰہی نشان ہے۔ ایک دنیاوی جرنیل ایسے حالات میں لڑنا خودکشی کے مترادف خیال کرے گا۔ ایک طرف نہ صرف تعدادی فوقیت تین گنا سے زیادہ ہے۔ بلکہ ہتھیاروں اور ساما نوں کے لحاظ سے بھی مسلمانوں کو مکی فوج سے کوئی نسبت نہیں۔ اس کے مقابلہ میں مکی قافلہ پر ہلہ بول دینا بہت آسان تھا اور بظاہر کامیابی کی بہت زیادہ امید ہو سکتی تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آخر اپنا زبردست ہاتھ دکھانا چاہتا تھا۔ اور مخالفین دین کو یہ دکھانا چاہتا تھا۔ کہ جن ساما نوں پر تمہیں بڑا ناز ہے۔ ان کی کوئی قیمت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں سے حق کی مدد کی۔ اور دشمنوں کو معمولی انسان گھوڑوں پر موتیں نظر آنے لگیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تن تنہا اللہ تعالےٰ کے ایک اشارے پر جو غار حرا میں نازل ہوا لا الٰہ الا اللہ کی تبلیغ کا آغاز فرمایا۔ تو کون مان سکتا تھا کہ اتنی طاقتوں کے خلاف یہ شخص کھڑا ہو کر کبھی کامیابی کا مونہہ دیکھ سکتا ہے۔ مکہ میں آپ کے خلاف ہر قسم کا ہتھیار استعمال کیا گیا۔ تاریخ تو تاریخ خود قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر اور کس کس طریقے سے آپ کی مخالفت کی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی مکی زندگی بھی نشانات الٰہی کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ جیسے کہ کہتے ہیں آپ مکہ میں تیس دانتوں میں زبان کی حیثیت سے رہے۔ کفار چاہتے تھے کہ آپ کے مقدس وجود کو (نعوذ باللہ) صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ وہ باوجود طرح طرح کی تدابیر کے آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔

آج مادہ پرست انسان ان اسباب کو گنواتا ہے۔ جو مکہ میں آپ کی حفاظت کا باعث ہوئے۔ لیکن یہ مادہ پرست انسان اتنا سمجھنے سے عاری ہے کہ یہ اسباب کیوں جمع ہو گئے۔ ایک سعید طبع انسان تو ان اسباب کے جمع ہونے میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کے نشانات دیکھتا ہے۔ لیکن ازلی شقی القلب مادی اسباب کے کھوج میں گمراہ ہو جاتا ہے۔ مکہ کی گلیوں میں اللہ تعالےٰ کا یہ زندہ معجزہ تبلیغ ہدایت کرتا پھرتا تھا۔ کفار آپ کے سخت شاکی تھے۔ تمسخر بھی اڑاتے تھے۔ ایذائیں بھی دیتے تھے۔ مگر ان کے دلوں پر اللہ تعالےٰ نے کچھ ایسا رعب مسلط کر دیا تھا۔ کہ آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ ورنہ وہ ایسی ظالم قوم تھی۔ کہ انسان کو مار دینا ان کے نزدیک بہت معمولی سی بات تھی

ہم بھی مانتے ہیں کہ بعض اسباب تھے جن کی وجہ سے کفار مکہ اپنا ارادہ پورا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایسے اسباب جمع کر دینا کسی انسان کے بس میں نہیں تھا بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کے ہی بس میں تھا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "ایک خدا" کی آواز اٹھا کر ان کے نزدیک کوئی معمولی جرم نہیں کیا تھا ان کے نزدیک یہ بہت بڑا دینی اور قومی جرم تھا وہ اپنے بتوں کی مخالفت میں کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اس لئے بھی سخت ناراض تھے۔ کہ آپ نے گویا "قومی وحدت" پر چوٹ لگائی ہے وہ کہتے تھے کہ اس شخص نے قوم میں تفرقہ و تشتت پیدا کر دیا ہے۔ ان کی "وحدت ملی" پر حملہ کیا ہے۔ وہ اس الزام میں سچے تھے یا جھوٹے تھے یہ الگ بات ہے۔ لیکن یہ بات عوام کو آپ کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے وہ بزعم خود نہایت مؤثر سمجھتے تھے۔ وہ لوگ بھی ہمارے زمانہ کے ظاہر پسندوں اور اقتدار پرستوں کی ذہنیت ہی رکھتے تھے۔

ٹھیک ہمارے زمانہ کے مفاد پرستوں کی طرح ان کے درپردہ خدشات خواہ کچھ ہی ہوں گے لیکن بظاہر وہ بھی "قومی وحدت" کی شکستگی کا ہی نعرہ لگاتے تھے۔ اور عوام کو اللہ تعالےٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکاتے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔ وہ باطن میں پیچ و تاب کھاتے اور ظاہر میں بھی بھڑ بھڑ کر اٹھتے نہایت کمینہ حرکات کے مرتکب ہوتے۔ جھوٹ پر جھوٹ تصنیف کرتے بڑی بڑی افترائیں تراشتے۔ ایذائیں دینے سے بھی باز نہ آتے۔ مگر وہ چند کمزور اور ناتوان انسانوں کے مقابلہ میں جنہوں نے حق قبول کر لیا تھا ہمیشہ ناکام رہے وہ اپنی عارضی ایذادہی کے خیال میں آسودہ بھی ہونے نہیں پاتے تھے اور ابھی دل کھول کر بغلیں بھی نہیں بجا پاتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بڑھتا۔ اور ان کی شیخی کرکری کر کے رکھ دیتا۔

ابوجہل مکہ کا بظاہر سب سے بارعب اور عظیم سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتا ہے اور خانہ کعبہ میں بیٹھ کر بڑی ڈینگیں مارتا ہے کہ اتنے میں اللہ تعالےٰ کی کمان اس کے سر پر پڑتی ہے اور پل کے پل میں اس کے ایمان خطے ہو جاتے ہیں۔ آپ بے شک کہیں کہ یہ کمان آپ کے چچا کی تھی۔ اس نے اپنے بھتیجے کی حمایت میں ایسا کیا تھا لیکن ابوجہل بھی تو کوئی آپ کا غیر نہ تھا۔ اور پھر یہ چچا بھی تو ابوجہل کے دین میں ہی تھا۔ اس نے صرف ابوجہل کے سر پر کمان ہی نہیں ماری۔ بلکہ ابوجہل کے مونہہ پر ابوجہل کا دین بھی دے مارا اور گرج کر کہا کہ آج سے میں مسلمان ہوں"

وہ لوگ بھی آجکل کے بہت سے برائے نام زندا پیروں کی طرح اندر سے صرف دنیا پرست تھے۔ ان کی آنکھوں میں بھی سرداری کی چکا چوند آئی ہوئی تھی۔ انہیں نے بھی مادی اسباب ہی کو ہی گنا۔ وہ بھی قبائلی کشمکش کے خطروں سے خوفزدہ رہتے۔ اس لئے باوجود سخت خواہش اور مخالفت کے وہ جرأت نہ کر سکے۔ اور جب انہوں نے اس خوف سے بالا ہو کر ایک تدبیر ایسی سوچی کہ جو انسانوں کے نزدیک تو ضرور کامیاب ہونی چاہئے تھی۔ تو اللہ نے اپنی حبیب کی حفاظت کے لئے ایسے سامان کر دیئے۔ کہ دیکھتی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ اور آپ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ نئے مرکز اسلام مدینۃ المنورہ میں پہونچ گئے۔ آپ کی ہجرت کا واقعہ من وعن الٰہی نشانات کا ایک سلسلہ ہے لیکن دنیا پرست مادی اسباب کی بھول بھلیوں ہی میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ یہ اسباب کس طرح جمع ہو جاتے ہیں۔ کیا اس میں جامع الاسباب کا ہاتھ صریحاً کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔

اسی طرح آپ تمام الٰہی جماعتوں اور الٰہی فرستادوں کے حالات میں الٰہی نشانات دیکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو بصیرت آپکی مدد کرنے کو تیار ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جو بصیرت سے کام لیتے ہیں۔ وہ ان نشانات کو دیکھتے ہیں۔ اور کوئی مادی سبب قیاس کر کے حقیقت سے آنکھ پھیر لیتے ہیں۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول
۱۰ ستمبر کو کھلے گا

والدین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول مورخہ ۱۰ ستمبر بروز بدھ صبح ۶½ بجے کھلے گا۔ والدین وقت کی پابندی کے ساتھ بچوں کو سکول بھجوائیں البتہ سکول کا دفتر مورخہ ۶ ستمبر سے کھلے گا۔ اس لئے والدین دو ماہ کی فیس ۶ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک صبح ۶½ بجے سے ۱۱½ بجے تک سکول کے دفتر میں آکر جمع کرا دیں۔

انچارج فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

خلافت کی برکات

(از محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اصلاح و ارشاد)

خلافت کا مسئلہ اہم ہے۔ اور اس پر جماعت کے مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی بہتری منحصر ہے۔ جو ہمارے احمدی دوست ابھی تک دامنِ خلافت سے وابستہ نہیں ہیں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق خلافت سے خوف امن میں بدل جاتا ہے۔ تو جب آپ خلافت کو چھوڑیں گے تو امن خوف سے بدل جائے گا۔ جیسا کہ زرہ اگر پہنی ہوئی ہو تو انسان تیروں اور تلواروں کے زخموں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر زرہ اتار کر پھینک دی جائے تو پھر لازمی طور پر انسان زخمی ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور واقعاتی طور پر اسلامی تاریخ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔

تاریخ اسلام میں سب سے پہلے مرکزیت کے خلاف بغاوت سپین میں ہوئی۔ چونکہ سپین کے لوگ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے جب مرکز میں بنو عباس کا قبضہ ہو گیا۔ تو ہسپانیہ کے مسلمانوں نے بغداد کے ساتھ اپنا تعلق قطع کر لیا۔ اور اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ جس کا نتیجہ صرف یہی نہیں ہوا کہ سپین کی حکومت مسلمانوں سے نکل گئی۔ بلکہ سپین کے مسلمان یا تو عیسائی ہو گئے یا وطن چھوڑ کر افریقہ چلے گئے یا ہلاک کر دیئے گئے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ جب انہوں نے مرکز سے قطع تعلق کر لیا۔ اور تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتّٰی کے ماتحت وہ پہلے تو باہم لڑے پھر جب وہ کمزور ہو گئے تو عیسائیوں نے ملک پر آ کر قبضہ کر لیا۔ اگر وہ بغاوت نہ کرتے تو مرکز کا باہمی اختلافات کو جو معمولی تھے دور کر سکتا تھا اور سپین کے مسلمان خانہ جنگی کی تباہی سے بچ جاتے۔ دوسرا ملک جس نے مرکز سے بغاوت کی وہ ہندوستان ہے حتیٰ کہ شہنشاہ اکبر نے تو خود خلیفۃ اللہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ آخر اس ملک میں بھی مسلمانوں کی سلطنت کلی طور پر نیست و نابود ہو گئی۔ شہنشاہ اکبر کی چوتھی نسل میں جا کر حکومت بالکل ختم ہو گئی اور پہلے تو ایک خاندان کے ختم ہونے سے دوسرا مسلمان خاندان کھڑا ہو جاتا تھا۔ لیکن مغلوں کے خاندان کے خاتمہ کے ساتھ ہندو اور عیسائی لوگ برسرِ اقتدار آ گئے۔

ہمارے سامنے کا واقعہ ہے۔ کہ بعض احمدیوں نے خلافت کی ضرورت سے انکار کر لیا اور اپنی علیحدہ جماعت بنائی۔ جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور یہ ایسے اتفاقیہ واقعات نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے طور پر ہیں۔ پس جب ان لوگوں نے خلافت کا انکار کر لیا ہے تو اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ تعالیٰ نے الہام فرما دیا تھا کہ لیمزقنہم کل ممزق۔ میں نے لاہوری جماعت کے کئی ایک احمدی خاندانوں کو دیکھا ہے کہ باپ خلافت سے منکر ہے اور اولاد دہریہ ہے جن کا اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

جب میں ووکنگ میں تھا اور مکرم خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم مغفور اور میں ایک ہی مکان میں رہتے تھے تو مجھے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی طرف سے تار آیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فوت ہو گئے ہیں اور جماعت نے صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ ثانی انتخاب کر لیا ہے۔ میں نے وہ تار خواجہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ میں بیعت کا خط لکھتا ہوں آپ بھی لکھ دیں۔ انہوں نے خط لکھنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ساری جماعت بلا اختلاف خلافت کے انتخاب میں شریک ہو جاتی تو انتخاب کا تار میرے نام آتا۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے آتا۔ اسلئے میں بیعت میں شریک نہیں ہوتا۔ اس کے بعد میں نے خط لکھ دیا اور ہم دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ اس واقعہ کے تقریباً ایک ہفتہ بعد صبح کے وقت میں نے ایک نظارہ دیکھا۔ کہ میاں غلام حسین صاحب جو سرحدی انجینئر تھے اور میرے ہم جماعت بھی تھے وہ میرے سامنے کھڑے ہیں اور انگلی اٹھا کر پہلے چار دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر ..... اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور پھر کہتے ہیں کہ پشاور سے لیکر مدراس تک سب بیعت کریں گے۔ اور مجھے یہ تسلی دینے کے لئے کہ یہ القاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بعض ایسے علوم قرآنی مجھ پر کھولے گئے جن کا مجھے پہلے بالکل علم نہیں تھا۔ اور وہ بھی میرے لئے غیب کا حکم رکھتے تھے۔ ان علوم کا القاء میرے دل میں اس وقت ہوا جبکہ وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔ میں نے اپنا یہ کشف خواجہ صاحب کو سنا دیا۔

اس کے چند دن بعد میں جب اپنے کمرے سے صبح کے کھانے کے لئے باہر آیا تو خواجہ صاحب بڑے زور سے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہے تھے اور چہرے پر سخت گھبراہٹ کے آثار تھے۔ میں نے پوچھا کہ خواجہ صاحب کیا ہوا۔ کہنے لگے رات مجھے ایک خطرناک خواب آئی ہے اور اس کا گہرا اثر میرے دل پر ہے۔ میں نے کہا کیا خواب آئی ہے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں اور ایک چوٹی سے دوسری چوٹی پر چڑھتا جاتا ہوں ناگہاں میں نے دیکھا کہ میں ایک دلدل میں پھنس گیا ہوں اور جتنا میں نکلنے کے لئے زور لگاتا ہوں اتنا ہی میں نیچے کو دھنستا جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ دلدل میری گردن تک آ گئی ہے اور پھر سامنے کی چوٹی سے ایک بہت بڑا پتھر گرا ہے اور آ کر میرے سر میں لگا ہے اور اس پتھر سے میرا سر پھٹ بھی گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں بالکل دلدل میں غرق ہو گیا ہوں۔ اس دہشت سے میں جاگ پڑا۔ اور میں نے دعا کر کے قرآن شریف سے فال نکالی تو یہ آیت نکلی ہے۔ ومن یحی العظام وھی رمیم۔

اب اس خواب کا مطلب ظاہر تھا۔ یہ کوئی تعبیر طلب نہیں ہے۔ خواجہ صاحب کو دکھایا گیا کہ وہ جو پہاڑ پر چڑھ رہے تھے اس میں روحانی ترقی کی طرف اشارہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف میں روحانی ترقی کو بلندی پر چڑھنے سے تشبیہ دی ہے۔ ترقی کرتے کرتے وہ دلدل میں پھنس گئے۔ لیکن باوجود ایسی صادق خواب کے انہوں خلافت کی بیعت نہ کی۔ جو نہایت ہی قابل افسوس امر ہے۔ اسلئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار سے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک ابتلاء سے بچائے۔

اُس زمانہ میں چونکہ ہم دونوں اکھٹے رہتے تھے اور باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ خواجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ خلافت سے انکار غلطی تھی اور یہ بھی کہا کہ ہم لوگ جو خلافت کے منکر ہیں ان کی اولادوں کا دین سے تعلق نہیں رہے گا۔ اور ہماری جماعت آپ لوگوں کی جماعت کا کسی رنگ میں بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہم سب کی اولاد مل کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بچے کا بھی مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

(باقی صٓ کالم اول کے نیچے)

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن کی تفسیر

"سورہ بقرہ کے شروع میں ہی جو ھدًی للمتقین کہا گیا تو گویا خدا تعالےٰ نے ہدایت دینے کی تیاری کی۔ یعنی یہ کتاب متقی کو کمال تک پہنچانے کا وعدہ کرتی ہے۔ سو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ کتاب ان کے لئے نافع ہے جو پرہیز کرنے اور نصیحت کے سننے کو تیار ہیں۔ اس درجہ کا متقی وہ ہے جو فی الطبع ہو کر بات سننے کو تیار ہو۔ جیسے جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو متقی بنتا ہے جب کسی غیر مذہب کے اچھے دن آئے تو اس میں اتقاء پیدا ہوا۔ عجب، غرور، پندار دور ہوا۔ یہ تمام روکیں تھیں جو دور ہو گئیں۔ ان کے دور ہونے سے تاریک گھر کی کھڑکی کھل گئی۔ اور شعاعیں اندر داخل ہو گئیں۔

یہ جو فرمایا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت ہے یعنی ھدًی للمتقین تو اتقاء جو افتعال کے باب سے ہے اور یہ باب تکلف کے لئے آتا ہے یعنی اس میں اشارہ ہے کہ جس قدر یہاں ہم تقویٰ چاہتے ہیں وہ تکلف سے خالی نہیں۔ جس کی حفاظت کے لئے اس کتاب میں ہدایات ہیں۔ گویا متقی کو نیکی کرنے میں تکلیف سے کام لینا پڑتا ہے۔ جب یہ گذر جاتا ہے تو سالک عبدِ صالح ہو جاتا ہے گویا تکلف کا رنگ دور ہوا اور صالح نے طبعاً و فطرتاً نیکی شروع کی وہ ایک قسم کے دار الامان میں ہے جس کو کوئی خطرہ نہیں۔ اب کل جنگ اپنے نفسانی جذبات کے برخلاف ختم ہو چکے اور وہ امن میں آ گیا۔ اور ہر ایک قسم کے خطرات سے پاک ہو گیا۔ اسی امر کی طرف ہمارے ہادیِ کامل ؐ نے اشارہ کیا ہے فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا۔" (ملفوظات)

کیا یسوع مسیح اپنی صفات میں منفرد ہے؟

عیسائی حضرات کیلئے مقام غور

(از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لائل پور)

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام نسل انسانی میں سے صرف یسوع مسیح ہی گناہوں سے پاک رہا ہے۔ کیونکہ وہ عورت سے پیدا ہوا"۔ (گلتیوں ۴/۴) اس لئے وہ تمام گنہگاروں کے بدلہ مصلوب ہو کر کفارہ ہو گیا اس کے جواب میں ہم عیسائیوں کی انجیل سے ہی ایک اور ایسے شخص کا وجود پیش کرتے ہیں، جو "بے باپ" تھا اور وہ ان تمام صفات سے متصف تھا جو مسیح میں تسلیم کئے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ بعض امور میں یسوع مسیح سے پر بھی گونا گوں فوقیت اور فضیلت رکھتا تھا اور وہ "ملک صدق" شالیم کا بادشاہ ہے ذیل میں ہم یسوع مسیح کا اس کے ساتھ بلحاظ صفات مقابلہ کر کے عیسائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ خود ہی فیصلہ کریں کہ ان دونوں میں سے کون شخص مسیحی عقائد کے مطابق نسل انسانی کے گناہوں کی معافی کے لئے کفارہ ہونے کا مستحق تھا؟

اوّل:۔ حضرت مسیح کے موروثی گناہوں سے پاک رہنے کی زبردست دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ وہ "بے باپ" ہے۔ لیکن اس کے مقابل "ملک صدق" کی بابت لکھا ہے کہ "یہ بے باپ بے ماں" ہے (عبرانی ۳/۷)

گویا مسیح ناصری تو اماں حوا کی طرف سے بوجہ مریم سے پیدا ہونے کے ضرور گناہوں سے حصہ لینے والا تھا۔ مگر "ملک صدق" تو بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا کیا گیا۔

اس لئے وہ موروثی گناہوں سے کلیتہً پاک ہونے کی وجہ سے کفارہ کی قربانی کیلئے مسیح سے زیادہ لائق تھا۔ سو اس کام کے لئے "ملک صدق" کو کیوں تجویز نہ کیا گیا؟

دوم:۔ یہ بائیبل کا اصول ہے کہ عورت سے پیدا ہونے والا پاک اور معصوم نہیں ہو سکتا لکھا ہے:۔

(ا) "کون ہے جو ناپاک سے پاک نکالے؟ کوئی نہیں" (ایوب ۴/۱۴)

(ب) "انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ٹھہرے؟" (ایوب ۱۴/۱۵)

(ج) "اور جو عورت سے پیدا ہوا ہو کیونکر پاک ٹھہرے"۔ (ایوب ۴/۲۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ از روئے بائیبل جو "عورت سے پیدا ہوا" وہ ناپاک ہے اور یسوع مسیح بھی عورت سے پیدا شدہ ہے اس لئے وہ بھی ناپاک اور کفارہ کے ناقابل ٹھہرا۔ مگر "ملک صدق" جو بغیر ماں کے پیدا شدہ کہا جاتا ہے وہ عیسائی عقائد کی رو سے پاک اور معصوم ہونے کے باوجود کیوں کفارہ کی قربانی کیلئے خدا کو پسند نہ آیا؟

سوم:۔ انجیل متی (۱/۱) و لوقا (۳/۲۳) میں جلی عنوان سے یسوع مسیح کا نسب نامہ مندرج ہے۔ مگر "ملک صدق" کی بابت عبرانی (۳/۷) میں لکھا ہے کہ وہ "بے نسب نامہ ہے"۔ کفارہ کے حامی عیسائی بتائیں کہ دونوں میں سے بلحاظ "نسب نامہ" کون افضل و اعلیٰ تھا؟ اور کفارہ کا مستحق کون ہو گا؟

چہارم:۔ یسوع مسیح کی پیدائش "عمر کا شروع" (متی ۱/۱۸) بلکہ زندگی کے اختتام یعنی موت تک کا (متی ۲۷/۵۰) حال معلوم اور اناجیل میں مندرج ہے مگر "ملک صدق شاہ سالیم" کی مسیح پر فوقیت اور برتری کا ثبوت ملاحظہ ہو لکھا ہے کہ:۔

"نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر" (عبرانی ۳/۷) مسیحی حضرات خود ہی بتائیں کہ کون افضل و اعلیٰ اور کون معصوم و بے گناہ اور کفارہ ہونے کے لائق ہوا؟

پنجم:۔ یسوع مسیح کو پاک و معصوم اور راستباز و نیک قرار دینا محض عیسائیوں کی خوش فہمی اور خوش اعتقادی ہے۔ کیونکہ بائیبل ان کو پاک قرار نہیں دیتی۔ اور خود مسیح بھی اپنے نیک ہونے سے انکاری ہیں (ملاحظہ ہو مرقس ۱۰/۱۸ و لوقا ۱۸/۱۹ و متی ۱۹/۱۷) لیکن اس کے مقابل "ملک صدق" کو نہ صرف "راستباز" مانا گیا ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ:۔

"وہ اپنے نام (صدق) کے معنی کے موافق راستبازی کا بادشاہ ہے"۔ (عبرانی ۲/۷)

اور یہ ہر عیسائی سمجھ سکتا ہے کہ "بادشاہ" رعایا بلکہ وزراء وغیرہ سے بھی اعلیٰ و افضل ہوتا ہے۔ پس جب کہ "ملک صدق" یسوع مسیح سے ہزاروں درجہ اعلیٰ پاکباز اور کفارہ کے زیادہ لائق تھا۔ پھر اس کو کفارہ کے لئے کیوں قربانی کا بکرا نہ بنایا گیا؟

ششم:۔ "ملک صدق شاہ سالیم" کی نسبت لکھا کہ وہ "شالیم یعنی صلح کا بادشاہ" تھا (عبرانی ۲/۷)۔ لیکن یسوع مسیح کی بابت ان کے اپنے بیانات ملاحظہ ہوں کہ:۔

(ا) "یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں" (متی ۳۴/۱۰)

(ب) "میں زمین پر آگ ڈالنے آیا ہوں۔ اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا۔۔۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں۔ بلکہ جدائی کرانے"۔ (لوقا ۱۲/ ۴۹ تا ۵۱)

ان اقوال کی غایت کار یہ تاویل بیان کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ پادری عماد الدین صاحب نے انجیل متی کی تفسیر میں کہا ہے کہ:۔

"مسیح ایک وجہ سے صلح کروانے والا ہے اور دوسری وجہ سے مخالفت اور تلوار چلوانے والا ہے ان دونوں کاموں کے لئے مسیح ہے"۔

(خزانۃ الاسرار صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ ۱۸۷۵ء)

لیکن ظاہر ہے کہ جس شخص کی زندگی کا مقصد محض امن و امان اور صلح کرانا ہو اور وہ صلح کا بادشاہ بھی قرار پائے۔ وہ افضل و اعلیٰ ہو گا یا وہ شخص کہ جو بعض لوگوں میں تو صلح کرتا ہو لیکن بعض لوگوں میں تفرقہ پیدا کرتا اور فساد کی آگ لگاتا ہو اور لوگوں کو تلوار چلوا کر دنیا کے امن برباد کرتا ہو؟ کیا ایسا شخص معصوم و بے گناہ ہو گا؟ پس اس لحاظ سے یسوع مسیح کی نسبت ملک صدق کفارہ کا زیادہ مستحق تھا۔

ہفتم:۔ انجیل نے مسیح کے حق میں خوش اعتقادی سے یہ بات بلا دلیل تو پیش کر دیا کہ "اس کی کہانت لازوال ہے" (عبرانی ۷/۲۴) حالانکہ مسیح کی صلیبی موت نے بقول نصاریٰ کم از کم تین دن کے لئے اس کی کہانت کو زائل کر کے مسیحیوں کو شرمندہ اور لاجواب کر دیا۔ مگر "ملک صدق" کی کہانت کے بارہ میں صاف اور واضح الفاظ میں یہ اقرار موجود ہے کہ وہ "خدا تعالیٰ کا کاہن ہمیشہ کاہن رہتا ہے" (عبرانی ۳/۷) "تو ابد تک کاہن ہے" (زبور ۱۱۰/۴) پس چونکہ ملک صدق کی کہانت کو دائمی اور لازوال مانا ہے۔ اس لئے یسوع مسیح سے بہرحال وہ افضل ہے۔

ہشتم:۔ یسوع مسیح کے لئے انجیل (عبرانی ۱۴/۴ ، ۵/۵ ، ۱۰/۵) میں لفظ "کاہن" اور زیادہ سے زیادہ "سردار کاہن" کے لفظ آتے ہیں لیکن "ملک صدق" کی نسبت "خدا تعالیٰ کا کاہن" الفاظ لکھ کر مسیح پر اس کی فوقیت و برتری اور اعلیٰ شان کا اظہار کر دیا گیا ہے اس لئے بتایا جائے کہ یسوع کی بجائے "ملک صدق" کو کفارہ کی قربانی کے لئے کیوں نہ چنا گیا؟

نہم:۔ چونکہ انجیل نویسوں کو بھی یہ تمام مقامات اعلیٰ کھٹکتی تھیں۔ اس لئے انہیں یہ اقرار کرنا پڑا کہ ملک صدق شالیم کا بادشاہ "خدا کے بیٹے کے ۔۔۔ مشابہ ٹھہرا" (عبرانی ۳/۷) حالانکہ اپنی صفات اور کمالات کے لحاظ سے ملک صدق یسوع مسیح سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور خدا مسیح کو "ملک صدق کے طریقے کا" تسلیم کیا گیا ہے (عبرانی ۶/۲۰ ، ۵/۶) گویا وہ مسیح کے لئے نمونہ اور مثالی تھا۔ اور جب کہ مسیحیوں نے بھی یہ اقرار کر لیا کہ ملک صدق یسوع مسیح سے کسی صورت میں بھی کم نہیں بلکہ بالکل "مشابہ" ہے تو پھر ملک صدق کو جو مسیح سے بہت پہلے اور حضرت ابراہیم کے زمانہ میں ہوا کیوں کفارہ کے لئے نہ چنا گیا۔ اور مسیح کو اس پر کیا برتری حاصل ہے

دہم:۔ ایک مسیحی رسالہ "بشیر" میں مسیح کے حق میں جو کہ لدھیانہ مشن پریس میں طبع ہو کر ۱۸۸۳ء میں شائع ہوا۔ اس میں "مسیح کی امامت" کے عنوان سے لکھا ہے کہ "یسوع مسیح "ملک صدق کی صف میں ابد تک امام" یعنی امام ہے ... کہ ملک صدق کے مطابق جو ایک بادشاہ اور خدا تعالیٰ کا امام تھا مسیح بھی بادشاہ اور امام ہو گا۔ چنانچہ دوسرے مقام میں لکھا ہے کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا امام ہو گا۔ زکریا (۶/۱۳)

(باقی صفحہ ۳)

اس سے ظاہر ہے کہ انجام آپ لوگوں کے بھی ہاتھ میں رہے گا۔ انشاء اللہ

میں نے یہ تحریر کسی فرد یا جماعت کے دل دکھانے کے لئے نہیں لکھی۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ ہمارے دوست اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں۔ اور جماعت میں شامل ہو کر برکات خلافت سے ممتنع ہوں۔

(دستخط محمد سیال)

گویا عبرانی میں ہے۔ ازر مندرجہ بالا حوالہ میں ملک صدق کی "بادشاہت" مسلم ہے۔ اب آئیے ہم یہ دیکھیں کہ کیا مسیح کو بھی بادشاہت ملی جس کی بابت بقول نصاریٰ پہلے نبیوں نے بھی بادشاہ ہونے کی خبریں دی تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ یسوع مسیح عمر بھر اپنے شاگردوں کو یہ طفل تسلیاں دے دے کر خوش کرتے رہے کہ:-

الف " مان لو کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے۔" (لوقا ۲۱/۳۱)

بلکہ شاگردوں کو یہ کہہ کر بادشاہت کے لئے تیار بھی کرتے رہے کہ:

ب " جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے" (لوقا ۲۲/۳۶)

ج - اور پھر یہاں تک کہہ دیا کہ:-

" میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہت میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔" (متی ۱۶/۲۸)

لیکن جب یہ سب کچھ غلط ہوتا نظر آیا تو بالآخر مسیح نے کہہ دیا کہ

" میری بادشاہت دنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہت دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہت یہاں کی نہیں۔" (یوحنا ۱۸/۳۶)

غرضیکہ یسوع مسیح کو باوجود پیشگوئیوں کے اس دنیا میں بادشاہت نہیں ملی۔ اگر غایت کار کوئی بادشاہت مسیح کی مانی جا سکتی ہے تو وہ صرف روحانی بادشاہت ہی ہو سکتی ہے۔ مگر مسیح کے مقابلہ میں "ملک صدق" کو بادشاہت بھی حاصل تھی اور وہ خدا کا کاہن یعنی امام بھی تھا۔ اور وہ حسب اقرار نصاریٰ نہ صرف " خدا کے بیٹے کے مشابہ" تھا بلکہ از روئے بائیبل: بے باپ۔ بے ماں تھا ..... نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر۔ اور راستبازی کا بادشاہ۔ صلح کا بادشاہ۔ ہمیشہ کا کاہن۔ خدا تعالیٰ کا کاہن اور خدا تعالیٰ کا روحانی اور جسمانی بادشاہ ہونے کی وجہ سے یسوع مسیح سے ہر حال میں اعلیٰ و افضل تھا۔ تو وہ گنہگار انسانوں کے کفارہ کے لئے کیوں اختیار نہ کیا گیا اور مسیح کو "ملک صدق" پر کونسی فضیلت اور برتری از روئے بائیبل حاصل ہے کہ اس کو کفارہ کے لئے چنا گیا۔ مگر ملک صدق کو نظر انداز کر دیا گیا۔

لازمی چندہ جات

پچھلے دنوں سال رواں کی لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی مجموعی وصولی گذشتہ سال انہی دنوں کی وصولی سے کم رہ گئی تھی۔ لیکن آج (۱۴ اگست کو) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال رواں کی ان چندوں کی اس وقت تک کی میزان پھر گذشتہ سال کی اسی تاریخ تک کی وصولی سے بڑھ گئی ہے۔ اس لئے پچھلے دنوں صدر انجمن احمدیہ کی آمد میں کمی کی وجہ سے جو فکر اور پریشانی تھی وہ کسی حد تک دور ہو گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

لیکن ابھی تک ان چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے بہت کم ہے اور ابھی تک بعض جماعتوں کی وصولی نہ صرف تدریجی بجٹ سے کم ہے بلکہ پچھلے سال اسی وقت تک کی وصولی سے بھی بہت ہی کم ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ بہت سی جماعتوں نے اپنے تدریجی بجٹ سے زیادہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا کر پیچھے رہنے والی جماعتوں کی کمی کسی حد تک پوری کر دی ہے۔ پھر بھی ان جماعتوں کو اپنا اپنا چندہ پورا کرنے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کر دینی چاہیئے۔ اور اس خیال میں نہیں رہنا چاہیئے کہ دوران سال میں کسی وقت ان کا بجٹ پورا ہو جائے گا۔ اس طرح مرکزی اخراجات پورے کرنے میں بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور یہ بھی خدشہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ آخر وقت پر وصولی کرنے کی کوششیں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس لئے التماس ہے کہ جن جماعتوں نے ابھی تک سال رواں کا بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ کوشش شروع نہیں کی وہ آج ہی سے اپنی جدوجہد کا آغاز کر دیں

وصول شدہ رقم جلد جلد مرکز میں بھجوائی جانی چاہیئے۔ میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ چندہ کی وصولی میں حقیقی کمی نہیں بلکہ بعض جماعتوں کے رقم بھجوانے میں دیر کرنے کی وجہ سے عارضی طور پر بھی نظر آتی ہے۔ بہر حال ہر جماعت کے عہدہ داروں اور دوسرے مخلص احباب کو اپنی اپنی جماعت کی وصولی کا جائزہ لینا چاہیئے اور کمی کی جو بھی وجہ ہو اسے دور کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی کرے اور ہمیں اپنی راہ میں مردانہ وار قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ناظر بیت المال - ربوہ

رشوت دینے والے اور لینے والے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مورد ہوں گے

(حدیث نبوی)

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لعن اللّٰہ الراشی والمرتشی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے اور لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ خدا اور رسول کا ملعون خدا کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔ لعین شیطان کا نام بھی ہے لغت میں ہے لعن فلانًا اخزاہ و سبّہ وابعدہ من الخیر۔ طرد۔ یعنی اسے ذلیل کیا اور گالی دی اور ہر قسم کی خیر سے دور اور محروم کر دیا اور مطرود بنا دیا۔ در حقیقت لعنت کا لفظ عربی زبان میں رفع کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے۔ مرفوع وہ شخص ہے جو خدا کا مقرب ہو اور شیطان سے دور ہو۔ اور ملعون وہ شخص ہے جو شیطان کا مقرب ہو اور خدا سے دور ہو اس تشریح کی صورت میں جو لوگ رشوت دیتے لیتے ہیں ان کو سمجھنا چاہیئے کہ خدا کے رسول کی لعنت کے نتیجہ میں وہ ملعون ہیں یعنی خدا کی رحمت سے دور ہیں اور شیطان کے مقرب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

" رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جائیں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو تو یہ میرے نزدیک منع نہیں ہے۔ بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فرمایا ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

اس سلسلہ میں حضور مزید فرماتے ہیں:-

" رشوت اور ہدیہ میں فرق! رشوت اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے۔ رشوت وہ مال ہے کہ جب کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جائے۔ ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں ہوئی تو اس کو جو دیا جائے گا وہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵۱)

پھر رشوت ستانی سے توبہ کا سوال ہے اس کے متعلق حضورؑ کی خدمت میں سوال پیش کیا گیا۔ حضورؑ نے جو اس کا جواب دیا ذیل میں وہ سوال و جواب درج کیا جاتا ہے۔

سوال:- رشوت ستانی سے اگر کسی نے مال جمع کیا ہوا ہو اور پھر وہ اس سے توبہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیئے۔

جواب:- دیا مال جو رشوت ستانی سے لیا گیا ہے جب توبہ کرے تو اس مال کو جن سے لیا ہے واپس کرے۔ اور اگر پتہ نہ لگے تو پھر اسے صدقہ و خیرات کر دے۔ (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

رشوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات واضح ہیں اسلام کا منشا ہے کہ ایسے مال سے دست برداری کی جائے تبھی روحانیت کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدا کے حضور عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ حال اس کا یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا حرام کا ہوتا ہے۔ پہننا حرام کا ہوتا ہے۔ اور ساری پرورش حرام کی ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی عبادت اور دعا خدا کیسے قبول کر سکتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور عبادت وہی مقبول ہے جو حرام سے الگ ہو کر بجا لائی جائے۔

ہفتہ چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال

۴ تا ۱۰ ستمبر ۵۸ء چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے سلسلہ میں جو ہفتہ منایا جا رہا ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے جملہ قائدین مجالس قائدین اضلاع۔ قائدین علاقائی اور ناظمین مال خاص طور پر توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وکالت تبشیر کا ٹیلیفون نمبر

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وکالت تبشیر تحریک جدید کا ٹیلیفون نمبر ۷۳ ہے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

۷ر اکتوبر سے ۱۴ر اکتوبر ۵۸ء تک

خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ دستور اساسی کے قواعد کے مطابق قائد مجلس مقامی اور زعیم حلقہ کا انتخاب ہر سال ہونا ضروری ہے۔ ان قواعد کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جملہ مجالس خدام الاحمدیہ قائد اور (اگر حلقہ جات ہوں تو) زعیم کا انتخاب ۷ر اکتوبر سے ۱۴ر اکتوبر ۵۸ء تک قواعد مندرجہ ذیل کے ماتحت مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا مرکز کی طرف سے جلد تر منظوری دی جا سکے۔ اور نئے عہدیدار سال شروع ہوتے ہی اپنے عہدوں کا چارج لیکر کام شروع کر سکیں۔ یہ انتخاب سالانہ اجتماع سے (جو ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۵۸ء کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے) پہلے مکمل ہو جانے اسلئے بھی ضروری ہیں تا نئے منتخب شدہ قائدین خود سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں اور آئندہ سال کے لئے مرکز سے ہدایات لے سکیں۔ پس پوری کوشش کی جائے کہ انتخابات کے لئے مقررکردہ مذکورہ بالا تاریخوں میں ہر مجلس میں انتخاب ہو جائے۔

ضروری نوٹ! بعض مجالس میں تھوڑا عرصہ قبل ہی انتخاب ہوئے ہیں۔ یہ مجالس نوٹ کر لیں کہ ان کے لئے بھی دوبارہ مقررہ تاریخوں میں انتخاب کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ گزشتہ تمام انتخابات ۳۱ر اکتوبر ۵۸ء تک ختم ہو جاتے ہیں۔

انتخابات کے لئے دستور اساسی کے مندرجہ ذیل قواعد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

شرائط و طریق انتخاب عہدیداران

قاعدہ ۹۵۔ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا

(ا)۔ کہ وہ پنج وقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

ب:۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

ج:۔ راستباز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ:۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ تہجد ادا کرنیکی کوشش کریں گے۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

د:۔ مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ داڑھی رکھے لیکن اگر کوئی داڑھی والا موزوں خادم میسر نہ ہو۔ تو صدر مجلس سے استثنائی حالت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

قاعدہ ۹۹:۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا اور نائب صدر ملک۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ قائد مقامی۔ و زعیم حلقہ کا ایک سال کیلئے

قاعدہ ۱۰۲:۔ کسی خادم کا ایک ہی عہدہ پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ انتخاب منظور نہیں کیا جائے گا۔ (تاہم صدر مجلس استثنائی صورتوں میں منظوری دینے کا مجاز ہوگا)

قاعدہ ۱۰۳:۔ نائب صدر ملک۔ قائد علاقہ۔ قائد ضلع و مقامی و زعیم حلقہ کا انتخاب ہر سال ہوا کرے گا۔ نئے عہدیداران اپنے عہدہ کا چارج ۱ر نومبر سے لیں گے جب تک نیا انتخاب منظور نہ ہو۔ عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدے پر قائم رہیں گے۔

قاعدہ ۱۰۵:۔ قائد ضلع کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا امیر علاقائی یا قائد علاقائی یا امیر ضلع کی صدارت میں ہوگا۔ اور قائد مقامی کا انتخاب امیر مقامی یا قائد ضلع یا پریذیڈنٹ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ صدر اجلاس اپنی رائے کے ساتھ بغرض منظوری صدر مجلس کو بھجوائیں گے۔ انتخاب کرواتے وقت مذکورہ بالا ترتیب کو ملحوظ رکھا جانا ضروری ہوگا۔

قاعدہ ۱۰۶:۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ اور علانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑے کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کیلئے اشارۃً یا وضاحتاً پراپیگنڈہ کرے۔

قاعدہ ۱۰۷:۔ پراپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا

قاعدہ ۱۰۸:۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا۔

قاعدہ ۱۰۹:۔ عہدہ داران ملک۔ علاقہ۔ ضلع و مقام کی منظوری صدر مجلس سے حاصل کی جائیگی۔ صدر ہر عہدیدار کا تقرر رد کر سکتا ہے۔

قاعدہ ۱۱۰:۔ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس کی خدمت میں پیش ہوگی۔

قاعدہ ۱۱۱:۔ رد شدہ عہدیداران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیںگے

قائدین اضلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ان قواعد کے تحت اپنے انتخابات مقررہ تاریخوں میں مکمل کرا کر مرکز میں بھجوا دینے چاہئیں۔ اس سلسلہ میں قائدین اضلاع سے ضروری گذارش یہ ہے کہ وہ اس امر کی خاص نگرانی کریں۔ کہ ان کے ضلع کی تمام مجالس میں انتخابات بروقت ہو جائیں۔ انہیں مقررہ تاریخوں سے قبل ہر مجلس کو اس کے لئے پوری طرح تیار کرنا چاہیئے تا اس سال کوئی بھی مجلس ایسی نہ رہے۔ جہاں اس سال نیا انتخاب نہ ہوا ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عورتوں کے حقوق اور ان کی حفاظت کا طریق

قرآن مجید فرماتا ہے: ولھن مثل الذی علیھن کہ اسلام نے عورتوں کو بھی ویسے ہی حقوق دئے ہیں، جیسے مردوں کو لیکن اس کے باوجود عورت مظلوم ہی رہتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو معلوم ہی نہیں کہ وہ کونسے حقوق ہیں جو اسلام نے اسے دئے ہیں۔ ان حقوق کو معلوم کرنے کے لئے ہماری جماعت کی مستورات کو ادارۃ المصنفین کی شائع کردہ کتاب ھدایۃ المقتصد منگوا کر پڑھنی چاہیئے۔ جس میں عورتوں کے جملہ حقوق بابت نکاح۔ طلاق۔ ایلاء۔ ظہار۔ وغیرہ بیان کر دئے گئے ہیں

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹریاں اور صدر بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو منگوا کر مستورات میں اس کے پڑھنے کی تحریک کریں۔ نیز اگر عورتوں میں اس کا درس دیں۔ تو یہ عورتوں کو فائدہ دینے والا کام ہوگا اور عورتوں کو اپنے حقوق کا علم ہو جائے گا۔ اور ان کی حفاظت کر سکیں گی۔ کتاب کی قیمت: چھ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ (ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ)

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچرار کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بیالوجی میں ایک لیکچرار کی ضرورت ہے۔ علمی قابلیت:۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ باٹنی یا زوآلوجی سکنڈ کلاس بشرطیکہ بی۔ ایس۔ سی میں یہ دونوں مضامین پاس کئے ہوں۔

درخواستیں ۱۵ر ستمبر ۵۸ء تک پرنسپل کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔

(مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل)

داخلہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

شرط:۔ انٹرمیڈیٹ سیکنڈ ڈویژن (بلا شمول نمبر اختیاری مضمون) درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۵/۹ تک بشمول مندرجہ ذیل:۔

۱۔ سرٹیفکیٹ در بارہ الیف ایس سی میڈیکل پاس

۲۔ مضمون وار حاصل کردہ نمبر

۳۔ میٹرک سرٹیفکیٹ (۴) کیریکٹر سرٹیفکیٹ

۵۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۶) سرٹیفکیٹ تحصیلدار دربارہ رہائش

(ناظر تعلیم ربوہ)

ہفتہ چندہ تعمیر دفتر و ہال

۴ تا ۱۰ ستمبر ۵۸ء چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے سلسلہ میں جو ہفتہ منایا جا رہا ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے جملہ قائدین اضلاع و قائدین علاقائی اور ناظمین مال خاص طور پر توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لنڈن کے نواح میں کالوں اور گوروں کے درمیان فساد

چاقوؤں، بوتلوں اور آہنی سلاخوں کا آزادانہ استعمال

لنڈن ۲ ستمبر۔ انگلستان میں نسلی فسادات کی آگ برابر پھیلتی جارہی ہے۔ چنانچہ کل لنڈن کے قریب بھی کالوں اور گوروں کے درمیان زبردست جھڑپ ہوئی۔ جس میں فریقین نے چاقوؤں، بوتلوں اور آہنی سلاخوں کا آزادانہ استعمال کیا۔

یہ فساد لنڈن کے قریب ناٹنگ ہل گیٹ کے زیر زمین ریلوے سٹیشن پر ہوا اور اس میں چار سو کے لگ بھگ افراد نے حصہ لیا۔ پولیس نے تقریباً بارہ افراد کو گرفتار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فساد کی ابتدا ٹیڈی بوائز کی طرف سے ہوئی۔ یہ ایک سو کی تعداد میں اس علاقہ میں جمع ہو گئے تھے۔ جہاں جمائیکا کے حبشیوں کی کافی تعداد رہتی ہے۔ بعض ٹیڈی بوائز نے حبشیوں پر آوازے کسے جس کے بعد مارپیٹ شروع ہوگئی اور اس میں ایک بوڑھی عورت اور ایک بچہ زخمی ہوگیا۔ بلوے کی اطلاع ملتے ہی پولیس سے بھری ہوئی سات کاریں موقعہ پر پہنچ گئیں۔ اسی علاقہ میں ایک رات قبل بھی فساد ہوا تھا۔

شمالی کنسنگٹن سے بھی اس قسم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہاں کل صبح ایک انگریز اور ایک کالی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر جھگڑا شروع ہوا تھا اور اس کا سبب بھی ٹیڈی بوائز ہی تھے۔ جنہوں نے سائیکل کی چینوں اور لاٹھیوں سے "باراتیوں" پر حملہ کر دیا تھا۔ پولیس نے چار فسادیوں کو گرفتار کر لیا۔۔ ناٹنگ ہل سٹیشن کے فساد میں ایک شخص کے کندھے میں چھرا گھونپ دیا گیا اور دوسرے کی گردن کٹ گئی۔ اس کے علاوہ بعض معمولی مجروحین کو بھی ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے گرفتار شدگان میں اکثریت سفید فاموں کی ہے۔

ناٹنگ ہل کے پولیس افسروں نے اعتراف کیا ہے کہ زیادتی گوروں نے کی اور سیاہ فاموں نے مثالی صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔ فساد کے بعد ناٹنگ ہل گیٹ میں پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اور متاثرہ علاقے میں پولیس کا عارضی ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ گزشتہ ایک ہفتے سے ناٹنگھم لنڈن اور انگلستان کے متعدد دوسرے شہروں میں کالوں اور گوروں کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگئی اور کئی جگہوں پر نسلی فسادات ہو چکے ہیں۔

جنوبی کوریا کے کمانڈر انچیف لنڈن میں

لنڈن ۲ ستمبر۔ جنوبی کوریا کی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل سن یپ پک کل رات بذریعہ طیارہ لنڈن پہنچے۔ آپ دس روز تک انگلستان کا سرکاری دورہ کریں گے۔ اور اس دوران میں فوجی تربیتی اداروں اور دوسرے مراکز کا معائنہ کریں گے۔

علامہ مشرقی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی گئی

لاہور ۲ ستمبر۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شبیر احمد نے کل ڈاکٹر خانصاحب کے مقدمہ قتل میں ماخوذ خاکسار لیڈر علامہ عنایت اللہ مشرقی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ فاضل جج نے اپنے حکم میں لکھا ہے کہ میو ہسپتال میں درخواست دہندہ کو علاج کی بہترین سہولتیں میسر ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کی ضمانت پر رہائی کا حکم جاری کرنا ضروری نہیں۔

سیاحت کی حوصلہ افزائی کے لئے ہوائی اڈے

کراچی ۲ ستمبر۔ سیاحوں سے متعلق مرکزی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں بتایا گیا ہے کہ سیروسیاحت کی حوصلہ افزائی کے لئے مغربی پاکستان میں سوات اور مشرقی پاکستان میں کاکس بازار میں ہوائی اڈے قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ موہنجوڈارو میں پہلے ہی ایک چھوٹا سا ہوائی اڈہ موجود ہے۔

عرب ملکوں کے سفیروں کا اجلاس

قاہرہ ۲ ستمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ ۸ ستمبر کو قاہرہ میں عرب لیگ کے رکن ممالک کے سفیروں کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں ان مسائل پر غور کیا جائے گا جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہو سکتے ہیں۔ ان میں الجزائر کے مسائل بھی شامل ہیں۔

خواجہ شہاب الدین کا عزم قاہرہ

جدہ ۲ ستمبر۔ خواجہ شہاب الدین متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستانی سفیر کا عہدہ سنبھالنے کیلئے ۸ ستمبر کو قاہرہ پہنچ جائیں گے۔ کل وزارت خارجہ سعودی عرب نے خواجہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی۔

جنوب مغربی افریقہ کو تقسیم کر دینے کی تجویز

اقوام متحدہ کی مفاہمتی کمیٹی کی رپورٹ

اقوام متحدہ ۲ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی ایک مفاہمتی کمیٹی نے جو تین ارکان پر مشتمل ہے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جنوب مغربی افریقہ کو تقسیم کر کے اقوام متحدہ اور جنوبی افریقہ کے درمیان سمجھوتے کا راستہ نکالا جا سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس تجویز پر اقوام متحدہ اور جنوبی افریقہ کی حکومت میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس صورت میں جنوب مغربی افریقہ کا جنوبی حصہ یونین کی حکومت میں شامل کر دیا جائے گا۔ اور شمالی حصہ جس میں اس علاقے کی اکثریت آباد ہے اقوام متحدہ سے ایک سمجھوتے کے تحت یونین کی حکومت کی تولیت میں دے دیا جائے گا۔

مفاہمتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جو بائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس مہینے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ کمیٹی نے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ یونین کی حکومت سے کہے گی کہ وہ تقسیم کے امکانات کا جائزہ لے اور اپنے تاثرات بیان کرے رپورٹ میں اس امر پر بھی زور دیا گیا ہے۔ کہ چھان بین کے بعد تقسیم کی تجویز قابل عمل معلوم ہو تو جنوبی افریقہ کی حکومت اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لئے ٹھوس تجویزیں مرتب کرے۔ اگر یونین کی حکومت ایسا نہ کرے تو یہ معاملہ ترک کر دیا جائے۔

یاد رہے کہ جنوب مغربی افریقہ دراصل ایک جرمن نوآبادی تھا۔ لیکن جنوبی افریقہ کی فوج نے اس پر پہلی جنگ عظیم کے دوران قبضہ کر لیا۔ جنگ کے خاتمہ پر اتحادیوں اور دوسری طاقتوں نے یونین کی حکومت کو اختیار دے دیا کہ وہ اس علاقہ کو لیگ آف نیشنز کے انتداب کے تحت اپنے علاقہ کا ایک جزو بنائے۔

[illegible] انتداب میں افریقیوں کے تحفظ کے لئے بعض خاص نکات تجویز کئے گئے تھے۔ ۱۹۴۵ء کی فرانسسکو کانفرنس میں جس میں موجودہ اقوام متحدہ کی داغ بیل رکھی گئی تھی۔ حکومت جنوبی افریقہ نے اعلان کیا کہ وہ جنوب مغربی افریقہ کو اقوام متحدہ کی تولیت میں نہیں دینا چاہتی ہے بلکہ اسے اپنے ملک کا ایک جزو بنانا چاہتی ہے۔

۱۹۴۷ء میں یونین کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ وہ جنوب مغربی افریقہ کو اپنے علاقہ میں شامل کرنے کے بجائے اس کو یونین پارلیمنٹ میں ایک مستقل ادارہ کی حیثیت سے نمائندگی دے گی۔

سوڈان کو روسی اقتصادی امداد

خرطوم ۲ ستمبر۔ توقع ہے کہ حکومت سوڈان عنقریب روس کی طرف سے اقتصادی امداد کی پیشکش پر غور کرے گی۔ سوڈان کے حکام نے حال ہی میں روسی سفارتخانہ کو بتایا کہ اگر روس مقام اور وقت کا تعین کر دے تو وہ اس سے گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی سفارتخانہ کے فرسٹ سیکرٹری ان دنوں ماسکو میں ہیں اور اس سلسلے میں کریملن سے ہدایت حاصل کر رہے ہیں۔

بہار میں ہیضے سے ۱۵۲ ہلاک

پٹنہ ۲ ستمبر۔ بھارتی صوبہ بہار میں گذشتہ ایک ہفتہ کے اندر ایک سو ترپن افراد ہیضے سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس اثنا میں مجموعی طور پر تین سو چون افراد وبا کا شکار ہوئے۔ سب سے زیادہ ۱۲۲ اموات شاہ آباد میں ہوئیں۔ بیس افراد گیا میں مرے۔ بیشتر مظفر گڑھ میں اور انیس اموات ضلع سارن میں واقع ہوئیں۔

مشرقی پاکستان کیلئے مرکز کی امداد

کراچی ۲ ستمبر۔ کل شام مسٹر عطاء الرحمٰن خان وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے مشرقی پاکستان کی امدادی رقوم کے بارے میں مرکزی حکومت سے بات چیت کی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو ہمدرد پایا ہے مجھے توقع ہے کہ میں نے جتنی رقوم کا مطالبہ کیا ہے۔ مرکزی حکومت اس کی منظوری دے دے گی۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک مرکزی حکومت کے بنگالی ملازموں کے مطالبات کا تعلق ہے۔ میں نے وزیر اعظم سے ان کے بارے میں بھی تبادلہ خیالات کیا تھا میں نے وزیر اعظم کو ان کے مطالبات کے بارے میں بھی ہمدرد پایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ان میں سے بعض مطالبات کے بارے میں حکم بھی دے چکے ہیں۔

میں سرحدی جھگڑوں کے منصفانہ تصفیے کی کوشش کروں گا

قومی اسمبلی میں وزیر اعظم ملک نون کی یقین دہانی

کراچی ۳ ستمبر۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے کل قومی اسمبلی میں ایک تحریک التوا پر بحث کے دوران میں قوم کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ چند روز تک نئی دہلی میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے جو میری بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں میں سرحدی جھگڑوں کے متعلق منصفانہ تصفیے کی کوشش کروں گا۔

یہ تحریک التوا مسلم لیگی رکن چوہدری محمد حسین چٹھہ نے مشرقی پاکستان میں بھارت کی جارحانہ کارروائی اور لکشمی پور گاؤں پر ناجائز قبضہ کے معاملہ پر بحث کے لئے پیش کی تھی۔ وزیر اعظم نے اس تحریک التوا کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوجوں نے ۳۰ جولائی کو مشرقی پاکستان کے علاقوں میں ناجائز طور پر داخل ہو کر جارحانہ کارروائی کی۔ لیکن پاکستانی بارڈر پولیس نے پوری مستعدی سے اس کا جواب دیا۔ بھارتی کارروائی کا مقابلہ کرتے ہوئے مشرقی پاکستان رائفلز کے دو افسر شہید ہو گئے۔ ان کی جوانمردی کو پوری قوم نے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

محرک نے اپنی تقریر میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ کراچی میں حال ہی میں سیکرٹریوں کی کانفرنس ناکام ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ جب ابتدائی امور ہی میں کوئی تصفیہ نہیں ہو سکتا تو وزارتی سطح پر بات چیت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے نوی پورہ کی سرحد دوبارہ کھولنے کے اقدام پر سخت اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا اگر پاکستان اس بات چیت کے ذریعہ تصفیہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو بڑی خوشی کی بات ہوگی لیکن مجھے اس کی کامیابی میں شبہ ہے۔ کیونکہ پاکستان نے جب کبھی تصفیہ کی کوشش کی۔ بھارت نے ہی اسے ناکام بنایا۔ یہاں تک کہ ایک سابق وزیر اعظم نے پنڈت نہرو کو سہ جماعتی قرار دے دیا تھا۔ مگر بھارت کے رویہ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

ملک فیروز خان نون نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوجوں کے اقدام کے باعث نوی پورہ کی سرحد بند کر دی گئی تھی۔ لیکن اس کے بعد پاکستان نے اپنے علاقہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور جب وہاں امن و امان قائم کرنے کا مقصد حاصل ہو گیا تو سرحد دوبارہ کھول دی گئی۔ اس کے بعد پاکستان نے فائرنگ بند کرنے اور تصفیہ کے لئے بات چیت کے متعلق بھارت کی تجاویز منظور کر لیں۔

وزیر اعظم نے کہا میں دہلی اس غرض سے جا رہا ہوں کہ سرحدی جھگڑوں کا منصفانہ تصفیہ عمل میں آ جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس معاملے میں ساری فیوڈ اور بہادر قوم میری پشت پر ہے۔ آپ نے ایوان کو یاد دلایا کہ کسی ایسی بات چیت میں جہاں اپنی بات منوانے کے لئے زور دیا جاتا ہے، وہاں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ دوسرے کی بات سنی جائے۔ آپ نے پھر یقین دلایا کہ دہلی کی بات چیت میں جو بھی مفاہمت ہوگی وہ منصفانہ ہوگی۔

سکول کی طرف سے ہونہار طالب علم کا اعزاز

ربوہ ۳ ستمبر۔ کل صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں سکول کے ہونہار طالب علم حمید احمد خان کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی پر اظہار تشکر کے رنگ میں ایک مختصر سی تقریب منعقد ہوئی۔ اسمبلی کے دوران جبکہ سکول کے تمام طلبہ اور اساتذہ موجود تھے۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ امسال سکول کا نتیجہ کیفیت کے لحاظ سے بہت اچھا رہا اور بالخصوص حمید احمد خان نے بورڈ کے ۳۵ ہزار طلبہ میں تیسری پوزیشن حاصل کر کے اپنے ادارے کا نام روشن کیا۔ آپ نے طلبہ کو توجہ دلائی کہ اگر وہ بھی پورے ذوق و شوق کے ساتھ علم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو بھی ٹھکانے لگائے گا اور وہ بھی اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابی حاصل کر کے اپنے ادارے کی نیک نامی بڑھانے کا موجب ہوں گے۔

بعد میں اسسٹنٹ ماسٹر مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے سکول کی طرف سے حمید احمد خان کو پھولوں کے ہار پہنا کر انہیں ان کی کامیابی پر مبارکباد اور آئندہ بیش از بیش ترقیات کے لئے دعا دی۔ اور اس طرح یہ مختصر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

"اس سال کے آخر تک نہری تنازعہ طے ہو جائے گا"

"اگلے مہینے عالمی بینک کے زیر اہتمام بھارت سے بات چیت ہوگی"

کراچی ۳ ستمبر۔ مرکزی وزیر تعمیرات مسٹر عبد السلیم نے کل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا کہ نہری پانی کا تنازعہ طے کرنے کے لئے اگلے مہینے عالمی بینک کے زیر اہتمام پاکستان اور بھارت کے نمائندوں میں پھر بات چیت ہوگی اور امید ہے کہ اس سال کے آخر تک یہ مسئلہ قطعی طور پر حل ہو جائے گا۔

مسٹر عبد السلیم نے کہا کہ بھارتی وزیر آبپاشی نے ۶۲ء میں پاکستان کیلئے بھارتی علاقوں سے نہری پانی کی بہم رسانی بند کر دینے کی جو دھمکی دی ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس سلسلے میں عالمی بینک کے صدر تک دو مرتبہ احتجاج پہنچایا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ بھارت کو مجبور کریں کہ وہ ۶۲ء میں پاکستان کو پانی کی بہم رسانی بند کرنے کا نوٹس واپس لے لے۔ آپ نے کہا حکومت پاکستان کو امید ہے کہ بھارت اپنے رویے پر نظر ثانی کرے گا۔ اور جارحانہ کارروائی سے اجتناب کرے گا۔ تاہم حکومت نے اس دھمکی کا جواب دینے کے لئے اقدامات کر لئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس موضوع پر بات چیت عالمی بینک کے زیر اہتمام جاری ہے اور آجکل بھارت اس منصوبے پر غور کر رہا ہے جو عالمی بینک کے زیر اہتمام پچھلے دنوں لندن کی سہ گانہ کانفرنس میں پیش کیا گیا تھا۔ آپ نے مزید بتایا کہ یہ بات چیت اکتوبر میں پھر ہوگی۔ اور امید ہے کہ اس سال کے آخر تک اس مسئلہ کا قطعی حل سامنے آ جائے گا۔

نتیجہ امتحان ایف۔اے کا ضمیمہ

الفضل مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۵۸ء میں صفحہ ۵ پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایف۔اے کا جو تفصیلی نتیجہ شائع ہوا ہے اس میں ایک طالب علم کے نمبر سہو کتابت کے باعث غلط چھپے ہیں اور ایک کے نمبر سیاہی پھیل جانے کے باعث مشکوک ہو گئے ہیں۔ ان دونوں کا نتیجہ دوبارہ درج ذیل ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

۱۔ فیکلٹی آف آرٹس کے امتحان میں انور حسین نے ۴۳۴ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے۔

۲۔ ایف۔ایس سی (نان میڈیکل) کے امتحان میں نذیر احمد کے حاصل کردہ نمبر ۳۹۶ ہیں۔

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری خوشخط لکھیں!